جھگڑے کے نقصانات

15-March-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے　　میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

---

1 ۔۔۔معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/ ۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے**" کے صَفْحَہ نمبر 86 پر ایک نہایت سبق آموز حکایت موجود ہے۔ آیئے! وہ حکایت سُنئے اور عبرت و نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

پُورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جا رہا تھا۔ اُس نے شیطان

سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جا رہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فِتنہ و فَساد برپا کرتے ہیں وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حیرت سے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کردے گی اور لوگ لڑنا بِھڑنا خود ہی شروع کردیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کر رہا تھا۔ شیطان نے شِیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شِیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی (Cat) نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہوگئی، دو (2) فوجی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کردیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شِیرے کے برتن میں جاگری اور مرگئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر فوجیوں نے حلوائی کو ہلاک کردیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے فوجیوں کو مار ڈالا، جب فوج کو اپنے دو (2) فوجیوں کی مَوت کا عِلْم ہوا تو فوج نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ (شیطان کی حکایات، ص ۱۵۰ ملخصًا)

مسلماں مسلمان کے خوں کا پیاسا ہُوا وَقت آیا عجب یاالٰہی
سبھی ایک ہو جائیں اِیمان والے پئے شاہِ عالی نَسب یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے درمیان فِتنہ

وفساد برپا کروانا، اُن میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور اُنہیں آپس میں لڑوانا شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ یہ مَردُود کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کرکے خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے۔ پھر لڑائی جھگڑے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں** ہی کارفرما ہوتی ہے۔ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خبردار کرتے ہوئے پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 53 میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا(۵۳) ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان اُن کے آپس میں فَساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح پارہ 7 سُورَۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱) ترجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوادے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے

پر نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں تعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چل رہی ہیں، کہیں اِدارے والوں سے گالم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جا رہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تَلْخ کلامی جاری ہے، کہیں دکاندار و کاروباری حصّے دار آپس میں دست و گریباں ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہو رہی ہے، کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تَلْخ کلامی ہو رہی ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گتھم گُتھا ہیں، کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں امام و مقتدیوں میں دُوریاں بڑھتی جا رہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں دو دو ہاتھ کرنے میں مصروف ہیں، کہیں برسوں کے دوستوں (Friends) میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے، اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے، اگر ہم نے لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن و سکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

درسِ قرآں اگر ہم نے نہ بُھلایا ہوتا　　　یہ زمانہ نہ زمانے نے دِکھایا ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چنئے:**

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۹۳، حدیث: ۲۴۵۷)

(2) فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمْتِ و آدابِ اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث: ۳۲۶۴)

(4) فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر　　مَت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صَبر کر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جھگڑالو شخص کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا، جھگڑا کرنے والا اللہ پاک کی ناراضی مول لیتا ہے، جھگڑا کرنا گمراہی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے اور حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا کرنے والا اُس وَقْت تک اِیمان کی حقیقت میں کامِل نہیں ہو سکتا جب تک کہ جھگڑا نہ چھوڑ دے۔ لڑائی جھگڑا کرنا اس قدر بُرا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین نے بھی اِس کی تباہ کاریوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! عبرت کے لئے **19 اقوالِ بزرگانِ دِین** سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

جھگڑے کی تباہ کاریاں

﴿1﴾… حضرت سَیِّدُنا امام اِبنِ حَجَر مَکّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑے اگرچہ حق بات پر ہوں پھر بھی اُن کی کثرت ناجائز کاموں میں مُبْتَلا کر دیتی ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۶۷۴)(جھگڑوں کی) چھوٹی آفت یہ ہے کہ جھگڑالو شخص نماز میں ہوتا ہے لیکن اُس کا دل لڑائی جھگڑوں میں مشغول ہوتا ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۷۰۶ ملخصًا)

﴿2﴾… حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اپنے دِین کو جھگڑوں کے لئے نشانہ بناتا ہے وہ اکثر بدلتا رہتا ہے۔

﴿3﴾… حضرت سَیِّدُنا مسلم بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑا کرنے سے بچو کیونکہ یہ عالِم کی جہالت کا وقت ہے اور اس وقت شیطان اس کی لغزش کے درپے ہوتا ہے۔

﴿4﴾… حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑے کا دِین سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جھگڑا دلوں کو سخت کر دیتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔

﴿5﴾… حضرت سَیِّدُنا لقمان حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: علماء سے مت جھگڑنا ورنہ ان کے دلوں میں تمہارے لئے نفرت پیدا ہو جائے گی۔

﴿6﴾… حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو بحث کرنے والا، جھگڑا کرنے والا اور اپنی رائے کو پسند کرنے والا دیکھو تو جان لو کہ وہ مکمل خسارے میں ہے۔

﴿7﴾… حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے بھائی سے انار کے متعلق جھگڑا کروں، وہ کہے کہ میٹھا ہے اور میں کہوں کہ کھٹا ہے تو وہ ضرور مجھے بادشاہ کے پاس لے جائے گا۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جس سے چاہو خالص دوستی اور تعلق رکھ لو پھر جھگڑے کے

ذریعے ایک مرتبہ اسے غصہ دلاؤ تو وہ تمہیں ایسی آفت و مصیبت میں پھینک دے گا جو تمہیں مَعِیْشَت (یعنی گُزر بَسَر کے سامان) سے بھی محروم کردے گی۔

﴿8﴾...حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے صاحب (ساتھی) سے جھگڑا نہیں کرتا کیونکہ یا تو میں اس کو جھٹلاؤں گا یا غصہ دلاؤں گا۔

﴿9﴾...حضرت سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تمہارے گناہ گار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑا کرتے رہو۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! لڑائی جھگڑا کرنا کس قدر تباہ کن مرض ہے! لٰہذا بھلائی اِسی میں ہے کہ انسان لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھے اور لڑنے جھگڑنے سے بچتا رہے۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے بھی تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غُصّے پر کنٹرول کرتے ہوئے حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑے سے دُور رہیں۔ **یاد رہے!** جو خوش نصیب حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچِہ

جنّتی گھر

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔ (ابوداود، ۴/۳۳۲ حدیث: ۴۸۰۰)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:

ہر وَقت جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں　　جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی زندگی کا مُطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات اِس حدیثِ پاک پر پُورے طور پر عمل پیرا اور لڑائی جھگڑوں سے ہمیشہ دُور رہتے تھے، کیونکہ یہ حضرات صرف نام کے عاشِقِ رسول نہیں تھے بلکہ عشقِ رسول اِن کی نَس نَس میں رَچ بَس چُکا تھا اور اگر کوئی بِلا وجہ اِن سے جھگڑا بھی کرتا تو یہ اللہ والے حق پر ہونے کے باوُجود اُس سے جھگڑتے نہیں تھے بلکہ مُعامَلے کو خوش اُسلوبی سے حل فرمایا کرتے تھے۔ اِن کے اِس شاندار طرزِ عمل سے مُتاثِّر ہو کر اِن کا مُخالِف بھی جھگڑا چھوڑ کر صُلح پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان افروز حکایت سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا!

"**اِحیاءُ الْعلوم**" جلد 3 صَفْحہ نمبر 362 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا سالِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن عُبَیْدُ اللہ بن ابو بَکْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس سے گزرے تو اِرشاد فرمایا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے عَرْض کی: ایک جھگڑے کے سبب جو میرے اور میرے چچا زاد بھائی کے درمیان چل رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کے والِد کا مجھ پر کچھ اِحسان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اِس کا بدلہ چُکا دوں۔ (پھر کہا:) میں نے خُصُومَت (جھگڑے) سے بڑھ کر کوئی چیز دِین کو لے جانے والی، مُرَوَّت کو کم کرنے والی، لذّت کو ختم کرنے والی اور دل کو مشغول کرنے والی نہیں دیکھی۔ یہ سُن کر میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میرے چچازاد بھائی نے کہا: کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اُس نے کہا: تو تم نے جان لیا ہے کہ میں حق پر ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں خود کو اِس

سے بچانا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگتا، (پھر جس چیز کے بارے میں اِس کا اُن سے جھگڑا اچل رہا تھا اُسے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا) یہ تمہاری ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۶۲، ملخصًا)

نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی   مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر عقلمند شخص اِس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ لڑائی جھگڑا کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے، لڑائی جھگڑوں کا نقصان صِرف لڑنے والوں کی ذات تک ہی مَحدود نہیں رہتا بلکہ اِس کی تباہ کاریوں کا ایسوں سے وابستہ اَفراد پر بھی بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ فی زمانہ میاں بیوی کا جھگڑا اِس کی ایک واضح مثال ہے، چنانچہ

میاں بیوی کے جھگڑوں سے ہونے والے نقصانات

کہیں شوہر کو بیوی سے شکایت ہے تو کہیں بیوی شوہر سے بیزار ہے۔ روز روز کی لڑائی کے سبب نہ صِرف خود اِن کی اپنی زِندگی تکلیف دہ ہو جاتی ہے بلکہ اِس کے بُرے اَثرات اِن کی اَولاد پر بھی پڑنے لگتے ہیں، اَولاد کے دل میں نہ باپ کا اَدب رہتا ہے نہ ماں کی عزّت۔ اِس نااِتّفاقی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد وعورت ایک دوسرے کے حُقوق کی رِعایت نہیں کر پاتے اور چھوٹی چھوٹی غَلطیوں (Mistakes) کو اپنی نفسانی ضِد کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ مَرد چاہتا ہے کہ عَورت نوکرانی کی طرح رہے اور عَورت چاہتی ہے کہ مَرد میرا غلام بن کر رہے، میرے اِشاروں پر چلے وغیرہ۔ ذرا سوچئے کہ جب میاں بیوی کے درمیان ایسے بُرے خیالات پیدا ہوں گے تو پھر زندگی کیسے گزر پائے گی؟۔

میاں بیوی کی لڑائی کے سبب اُن کے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے، اُن کی ذہنی صلاحتیوں کو

زَنگ لگ جاتا ہے، ایسوں کی نصیحت بچوں پر اَثر انداز نہیں ہوتی، والِدین کو لڑتا دیکھ کر وہ بھی مار دھاڑ کرنا سیکھ جاتے ہیں، اُن کا دھیان تعلیم کی طرف کم جبکہ لڑائی جھگڑوں کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، الغرض روز روز کے جھگڑوں کے سبب پورے گھر کا ماحول تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے اور بالآخر اِس لڑائی کا نتیجہ طلاق کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ میاں بیوی کی جُدائی شیطان کو کس قدر خوش کرتی ہے اِس کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگایئے، چنانچہ

شیطان کا تخت

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، اُن لشکروں میں اِبلیس کے زیادہ قریب اُس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اُن میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر اُن میں سے دوسرا آکر کہتا: میں نے فُلاں شخص کو اُس وَقت تک نہیں چھوڑا جب تک اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان جُدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سُن کر اِبلیس اُسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تُو بہت ہی اچھا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ فرمایا: اُسے چمٹا لیتا ہے۔ (مُسلِم، کتاب الصفۃ القیامۃ والجنۃ النار، باب تحریش الشیطان و بعث سرایاہ الفتنۃ الناس۔۔۔ الخ ص ۱۱۵۸ حدیث: ۷۱۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں جُدائی کروانے کا عمل شیطان کو بہت خوش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حالوں پر رحم فرمائے اور ہمیں لڑائی جھگڑے کرنے، کروانے سے محفوظ فرمائے۔ میاں بیوی، ساس بہو وغیرہ کے درمیان ہونے والے معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے اِن 3 رسائل **"ناچاقیوں کا علاج"**، **"گھر**

امن کا گہوارہ کیسے بنے؟" اور "**ساس بہو میں صُلح کا راز**" کا ضرور مطالَعہ کیجئے، گھر امن کا گہوارہ بنانے میں کافی مدد حاصل ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں سے محرومی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑے کے نُقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اِس کی نحوست انسان کو بہت سی نعمتوں سے محروم کروادیتی ہے۔ مثلاً لڑائی جھگڑے کے دَوران کسی کا سر پھٹتا ہے تو کسی کی آنکھ (Eye) پُھوٹتی ہے، کسی کا بازو ٹُوٹتا ہے تو کسی کے پاؤں میں چوٹ لگتی ہے، کسی کے مُہروں میں جھٹکا آجاتا ہے تو کسی کے دانت ٹُوٹ جاتے ہیں، کسی کا رِشتے دار یا دوست اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو کوئی خود ہی لُقمۂ اَجل بن کر موت کا شکار ہوجاتا ہے۔

یاد رہے! لڑائی جھگڑے کے جہاں بہت سے دنیاوی نُقصانات ہیں، وہیں دِینی اِعتبار سے بھی یہ کئی محرومیوں کا باعث بنتے ہیں، مثلاً شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے، اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے پارہ 30 میں ایک سُورت بھی موجود ہے مگر اِس بابَرَکت رات کی تَعْیِین بھی دو مسلمانوں کی لڑائی کے سبب پوشیدہ رکھی گئی ہے چنانچہ

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں شبِ قدر بتانے تشریف لائے تو دو مسلمان مرد لڑ پڑے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: میں تمہیں شبِ قدر بتانے آیا تھا مگر فُلاں فُلاں لڑ پڑے تو شبِ قدر کی تَعْیِین اُٹھالی گئی، ممکن

ہے یہ اُٹھالیا جانا تمہارے لئے بہتر ہی ہو، اب اُسے (رمضان المبارک کی) آخری نویں، ساتویں، پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر۔۔۔الخ، ۱/۶۶۲ حدیث:۲۰۲۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِن جھگڑنے والوں کا جھگڑا ناحق بھی تھا اور اِعتدال سے زیادہ بھی جس کا اثر یہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے مَنحوس ہیں اِن کا وبال بہت ہی زیادہ ہے اِن کی وجہ سے اللہ پاک کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۰ ملخصًا)

آیئے! ہم سب نِیّت کرتے ہیں کہ لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے، لڑتے جھگڑتے مسلمانوں میں صُلح کروانے کی سُنّت پر عمل کی کوشش کریں گے، اگر کوئی ہمیں غُصّہ دِلائے گا تو صبر کریں گے، لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکانے والے کاموں مثلاً جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر، وعدہ خلافی، خواہ مخواہ کی ضد، کنجوسی، بے عزّتی، بے حسی، چیخنے چلّانے، گالی گلوچ، نکتہ چینی، تَعَصُّب اور ظُلم کرنے سے بچیں گے، اگر کوئی ہمیں لڑنے پر اُبھارے گا تو بھی ہم اپنے آپ کو لڑائی سے دُور رکھ کر شیطان کو ناکام و نامراد کردیں گے اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اِس پر خدائے پاک کا دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اِس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی کا ایک سبب چغلی بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! لڑائی جھگڑا خود بخود نہیں ہوجاتا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، جب وہ سبب پایا جاتا ہے تو لڑائی جھگڑا شروع ہوجاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا ایک سبب چغلخوری بھی ہے۔ یاد رکھئے! کسی کی بات دُوسرے آدمی تک فساد پھیلانے کے لئے بیان کرنا چغلی ہے۔ (عمدۃ القاری ،کتاب الوضوء، باب من الکبائر... الخ، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث:۲۱۶)

افسوس صد کروڑ افسوس! دوستوں کی محفل ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی بیٹھک، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صُورت بنے اور دِینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی تفتیش کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابِت کردے۔ آیئے! اب اپنا دل تھام کر چُغلخوری کی ہلاکت خیزیوں پر مشتمل ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور چُغلخوری سے بچنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

چُغلی سے گھر کی بربادی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"گناہوں کی نحوست"** کے صَفْحہ نمبر 71 پر ہے: ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غُلام فروخت کیا اور خریدار کو کہہ دیا کہ اس غُلام میں اور کوئی عَیب نہیں، البتہ! چُغل خوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اُس عیب کو حقیر (معمولی) جان کر اُسے خرید لیا، وہ غُلام اُس شخص کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک روز وہی غلام اپنے آقا کی بیوی کے پاس گیا اور کہا: اے بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میاں کو آپ سے کچھ مَحبّت نہیں۔ اب اُن کا اِرادہ ہے کہ کوئی لونڈی خرید کر اُس کے ساتھ عیش کریں اور آپ کو بالکل چھوڑ دیں، اگر آپ کی خواہش ہو تو میں

آپ کو ایسی ترکیب بتاؤں جس سے اُن کا دِل آپ کی طرف مائل ہو جائے اور آپ سے مَحبَّت کرنے لگیں۔ بیوی نے پوچھا: وہ کیا ترکیب ہے؟ غلام نے کہا: آج رات جب آپ کے میاں سو جائیں تو اُسترا لے کر گلے کے پاس سے اُن کی داڑھی کے کچھ بال مُونڈ لینا اور اُن بالوں کو اپنے پاس رکھنا پھر میں ترکیب بتادوں گا۔ اِس کے بعد غُلام اپنے آقا کے پاس آیا اور کہنے لگا: حُضور! میں نے آج بی بی کو ایک غیر شخص کے ساتھ اِختِلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فِکر میں ہے۔ اگر آپ میرے قَول کی تصدیق چاہتے ہیں تو آج رات کو آنکھیں بند کر کے لیٹے رہیں اور اپنے کو سوتا ہوا بنالیں۔ غُلام کی بات سے اُس کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اُس نے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے اُسترا لے کر داڑھی کے بال مُونڈنے کے لئے بڑھی، شوہر کا خیال پُختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسترا چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اَقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے عزیز و اقارب میں باہم لڑائی ہوئی اور ایک سو (One Hundred) کے قریب آدمی مارے گئے۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۱۹۵/۳)

حسد، وعدہ خلافی، جُھوٹ، چُغلی، غیبت و تُہمت مجھے اِن سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ چغلخوری اِنتہائی بُری بیماری ہے، چُغلخوری کی عادت گھر کے امن و سکون کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، چغلخوری کے سبب آپس میں دُوریاں پیدا ہو جاتی ہیں، چغلخوری کی وجہ سے آپس میں شک و شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں، چغلخوری کے سبب دلوں میں نفرتیں قائم ہو جاتی ہیں، چغلخوری کے سبب ایک دوسرے پر اِعتبار اُٹھ جاتا ہے، جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں ہم نے سُنا کہ ایک شخص نے چغلخوری کو معمولی عیب سمجھا تو اِسی کی نحوست نے اُس کے گھر کو ویران

کر دیا، چغلخوری کی آفت کے سبب ہنسی خوشی زندگی گزارنے والوں کے درمیان شکوک و شبہات پیدا ہوگئے، چغلخوری کے سبب وہ اور اس کی بیوی موت کے گھاٹ اُتر گئے اور بالآخر ان کے عزیز و اقارب کے درمیان بھی قتل و غارت گری کا وہ بازار گرم ہوا کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ لہٰذا خود بھی چغلخوری سے بچئے اور دوسروں کو بھی بچتے رہنے کی ترغیب دلائیے، بالفرض اگر کوئی شخص ہمارے یا کسی بھی مسلمان کے بارے میں کوئی غیر مناسب یامَنْفِی(Negative) بات کہے تو آنکھیں بند کئے اُس کی بات پر اعتبار کرنے کے بجائے اُس خبر کی خوب تحقیق کرلی جائے تاکہ بعد میں کسی قسم کی شرمندگی یا نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بسا اوقات ہم کسی شخص کو معتبر (قابلِ اِعتماد) جان کر بغیر تحقیق کئے اس کی بات پر اندھا یقین کرلیتے ہیں، مگر جب اس کے نقصانات سامنے آتے ہیں تو پچھتانے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

اللہ پاک ہم سب کو لڑائی جھگڑے، چغلی اور تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں اور ان کے اسباب سے پیچھا چھڑانے، چغلخوری کی آفت سے نجات پانے اور مسلمانوں میں صلح صفائی کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ہر اسلامی بھائی پر کوئی نہ کوئی **تنظیمی ذمہ داری** ہونی چاہئے، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **نمازِ پنجگانہ** کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوگی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **خوب خوب نیکیاں** کرنے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **علمِ دِین** سیکھنے سکھانے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت ملتی رہے گی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **اچھی صُحبت** نصیب ہوگی، اِس ذِمہ داری کی

برکت سے نفرتوں کی دِیوار ختم ہو کر امن و محبت کی فضا قائم ہوگی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے مسجد بھرو اور مسجد بناؤ تحریک میں ہمارا حصہ بھی شامل ہو جائے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے خود بھی **سُنّتوں پر عمل** کرنے کے ساتھ ساتھ دُوسروں تک پہنچانے کا موقع ملے گا، لہٰذا ہمیں اپنی تنظیمی ذمہ داری کے مطابق **مدنی** کاموں میں لگے رہنا چاہئے، **12 مدنی کاموں** میں سے جس **مدنی** کام کو کرنے کا ہم جذبہ رکھتے ہوں، اپنے ذِمہ داران سے رابطہ کر کے ان **مدنی** کاموں کے ذریعے **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانا شروع کر دیں۔ 12 **مدنی** کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے، جو عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ **"مدنی دَرْس"** سے مُراد یہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائِل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائِل بِالْخُصُوص **"فیضانِ سنّت"** جلد اوّل اور **"فیضانِ سنّت"** جلد دوم کے ان ابواب (1) **"غیبت کی تباہ کاریاں"** اور (2) **"نیکی کی دعوت"** سے مَسْجِد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **"مدنی دَرْس"** کہتے ہیں۔

☚ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے **مسجد** کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ☚ **مدنی درس** کی برکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔ ☚ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و **سلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ☚ **مدنی درس** کی برکت سے **امیرِ اہلسنّت** کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب و رسائل سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ☚ **مدنی درس، بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مُعاون و مددگار ہے۔ ☚ **مدنی درس، مسجد کی حاضری سے محروم** رہنے والوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔ ☚ مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مدنی درس"** ہو گا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہو گی۔ ☚ **مدنی درس** کی برکت سے **امیرِ اہلسنّت** کی

مختلف کتب ورسائل **کا تعارف** عام ہو گا۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے **مَدَنی** آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت

میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۶/ ۵، حدیث: ۷۶۲۲)

آیئے! **"مدنی درس"** کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے چنانچہ

بُری صحبتوں سے نجات مل گئی

مرکزالاولیاء (لاہور، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے کردار میں بُری صحبتوں کی وجہ سے اِس قدر بگاڑ پیدا ہو گیا تھا کہ اُنہیں چھوٹوں پر شفقت کا کوئی احساس تھا، نہ ہی بڑوں کے ادب و احترام کا کوئی خیال، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنا اُن کا معمول بن چکا تھا حتّٰی کہ اُن کی بُری عادتوں کی وجہ سے گھر والے بھی تنگ آ چکے تھے۔ ایک دن **"درسِ فیضانِ سُنّت"** میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد وہ درس میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، یوں **"مدنی درس"** کی برکت سے انہوں نے اپنی سابقہ زندگی

سے توبہ کی اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑا کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول
تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
نبی کی محبّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۴۶)

زمینوں پر ناجائز قبضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب زمینوں پر ناجائز قبضے بھی ہیں۔ اپنی جمع پُونجی خرچ کر کے ذاتی مکان کا خواب آنکھوں میں سجائے کوئی شخص جب زمین خریدنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اُسے یہ فکر سونے نہیں دیتی کہ قبضہ گروپ سے اپنی زمین کو محفوظ کس طرح رکھا جائے؟ اِحتیاطی تدابیر اپنانے کے باوجود اگر اُس کی زمین پر قبضہ ہو جائے تو خوشامدیں کرنے پر بھی خُوفِ خدا سے محروم قبضہ خوروں کو اُس پر تَرس نہیں آتا بلکہ اُسی کی زمین اُسے واپس کرنے کے لئے اچھی خاصی رقم طلب کی جاتی ہے، اگر وہ مَظلوم شخص قبضہ چُھڑانے کے لئے عدالت (Court) کا دَروازہ کھٹکھٹائے تو ایسے ایسے تاخیری حربے اِختیار کئے جاتے اور دھکّے کھلائے جاتے ہیں کہ زمین کا اصل مالک زمین میں جا سوتا ہے لیکن اُسے زمین واپس نہیں ملتی۔ زمینوں پر قبضہ کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ آج جس زمین پر ناجائز قبضہ کر کے وہ خُوش ہو رہے ہیں اور مظلوم کی بددعائیں لے رہے ہیں، کل مرنے کے بعد یہی زمین گلے کا طوق بن کر رُسوائی کا سبب نہ بن جائے ۔ بسا اوقات دنیا میں ہی قبضہ گروپوں کا انجام قتل و غارت اور قید کی صورت میں دوسروں کو درسِ عبرت دیتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہو گئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گھر کے بعض حصّے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: یہ زمین اُسی کو دے دو، میں نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ طُوِّقَہٗ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس شخص نے ایک بالِشْت زمین بھی ناحق لی قِیامت کے دن اُس کے گلے میں سات (7) زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اِس کے بعد آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! اگر وہ جھوٹی ہے تو اُسے اندھا کر دے اور اُس کی قبر اُسی کے گھر میں بنا دے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہو چکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بددُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مر گئی اور وہی کنواں اُس کی قبر بن گیا ۔(مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۲)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ عُقبیٰ میں نہ کچھ رَنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو دَرِ پاکِ پَیَمبَر کے حُضور اِیمان پر اُس وَقت اُٹھانا مولیٰ

(حدائقِ بخشش، ص ۴۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب ظلم بھی ہے، جیسا کہ تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں ہے: ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے جس سے انسان اپنے بنیادی حق سے محروم ہو کر اَذِیَّت اور کَرب کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ وہ عمل ہے جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے، لوگ بغاوت

اور سرکشی پر اُتر آتے اور اُصول و قوانین ماننے سے انکار کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں انسانی حقوق تَلف ہوتے اور معاشرے کا امن و سکون تباہ ہو کر رہ جاتا ہے، دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا سب سے بڑا محافظ اور معاشرتی امن کو برقرار رکھنے کا سب سے زیادہ حامی ہے، اسی لئے اس دِین نے انسانی حقوق تَلف کرنے اور معاشرتی امن میں بگاڑ پیدا کرنے والے ہر کام سے روکا ہے اوران چیزوں میں ظلم کا کردار دوسرے کاموں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے بھی انتہائی اچھے اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن و سکون کی زندگی بسر کریں، ان میں سے ایک اِقدام لوگوں کو یہ حکم دینا ہے کہ وہ ظالم کو روکیں اور دوسرا اِقدام ظالم کو وعیدیں سنانا ہے تاکہ وہ خود اپنے ظلم سے باز آجائے۔ (تفسیر صراط الجنان، ۹/۴۱۷)۔

آیئے! **ظلم کی مذمت پر 3 فرامینِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **ملاحظہ کیجئے:**

(1) فرمایا: ”اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ کسی نے عرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر وہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ ارشاد فرمایا: ”اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی (اس کی) مدد کرنا ہے۔“ (بخاری، کتاب الاکراہ، باب یمین الرجل لصاحبہ...الخ، ۴/۳۸۹، حدیث: ۶۹۵۲)

(2) فرمایا: ”مظلوم کی بددُعا سے بچو!، وہ اللہ پاک سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ کریم کسی حق والے کا حق اس سے نہیں روکتا۔“ (شعب الایمان، التاسع والاربعون من شعب الایمان...الخ، فصل فی ذکر ماورد من التشدید...الخ، ۶/۴۹، حدیث: ۷۴۶۴)

(3) فرمایا: ”جس کا اپنے مسلمان بھائی پر اس کی آبرو یا کسی اور چیز کا کوئی ظلم ہو تو وہ آج ہی اس سے معافی لے لے، اس سے پہلے کہ (وہ دن آجائے جب) اس کے پاس نہ دِینار ہو نہ درہم، (اس دن) اگر اس ظالم کے پاس نیک عمل ہوں گے تو ظلم کے مطابق اس سے چھین لیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔“ (بخاری، کتاب المظالم و

الغصب، باب من کانت له مظلمة عند الرجل... الخ، ۲/۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۹، مشکاة المصابیح،کتاب الآدب، باب الظّلم، الفصل الاول، ۲/۲۳۵، حدیث: ۵۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ معاشرتی امن کو قائم کرنے اور اس کی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ **"ظلم"** کو ختم کرنے میں اسلام کا کردار سب سے زیادہ ہے اور اس کی کوششیں دوسروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ کارگر ہیں کیونکہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرنے سے روک دیں گے تو وہ ظلم نہ کرسکے گا اور ظالم جب اتنی ہَولناک وعیدیں سنے گا تو اس کے دل میں خوف پیدا ہوگا اور یہی خوف ظلم سے باز آنے میں اس کی مدد کرے گا، یوں معاشرے سے ظلم کا جڑ سے خاتمہ ہوگا اور معاشرہ امن وسکون کا پُرلُطف باغ بن جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کے احکامات اور تعلیمات کو صحیح طریقے سے سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (تفسیر صراط الجنان، ۹/۴۱۷، ۴۱۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! جھگڑا کرنا اگر بِلا وجہ ہو تو یقیناً اِنتہائی بُرا ہے لیکن اگر اِس کا کوئی صحیح اور جائز مقصد ہو، جس کی شریعت اجازت بھی دیتی ہو، مثلاً اگر کھلم کھلا شرابیں پیتا یا بیچتا یا بدکاری کرتا ہے، مسلمانوں پر ظلم ڈھاتا ہے، بُرائی کے اڈّے چلاتا ہے تو ان کے خلاف آواز بلند کرنا ہرگز جھگڑے میں شمار نہیں ہوگا بلکہ یہ تو فتنے کا دروازہ بند کرنا ہے۔ یوں ہی جب ہم کسی گاڑی میں سوار ہوتے ہیں تو بعض اوقات وہاں مَعَاذَ اللہ کفریہ اور فحش گانوں کا سلسلہ ہوتا ہے، جس کے باعث گاڑی میں بیٹھے کئی عاشقانِ رسول بالخصوص اسلامی بہنیں شدید اَذِیَّت و آزمائش میں مبتلا ہوجاتے ہیں، لہٰذا اگر گاڑی میں سُوار مسلمان ڈرائیور سے گانے باجے بند کرنے کا کہیں گے تو یہ بھی جھگڑے میں شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح بعض نادان محافل ودِیگر تقریبات میں اِیکو ساؤنڈ سسٹم کی آواز بہت تیز کردیتے ہیں، جس کی وجہ سے محلے والوں بالخصوص مریضوں، صبح سویرے ڈیوٹی پر جانے والوں اور دودھ پیتے مدنی

مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کا چین و سکون برباد ہو جاتا ہے، غیبتوں وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی چل پڑتا ہے ۔اگر محلے والے متعلقہ فرد کو آواز دِھیمی رکھنے کا بول دیں گے تو اسے بھی جھگڑا کرنا نہیں گے بلکہ یہ تو فتنوں کا دروازہ بند کرنا کہلائے گا۔اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کو تکلیف دینے اور تمام برائیوں سے محفوظ فرمائے۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "اِزدِیادِ حُبّ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑا کرنا اس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس میں مُبتَلا ہو کر انسان دنیا کے اندر ہی عبرت کا سامان بن جاتا ہے۔قربان جایئے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول پر جو اِس نازک دَور میں بھی مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے دُور رکھنے اور اِنہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔جس کی ایک واضح جھلک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم "**مجلس اِزدِیادِ حُبّ**" بھی ہے۔ "**مَدَنی انعام نمبر55**" کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعّال کرکے "**مسجد بھرو تحریک**" میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جا کر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافِلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔اللہ کریم "**مجلس اِزدِیادِ حُبّ**" کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارا کیسے حاصل ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کے بارے میں سُنا، اللہ کرے اِنہیں سُن کر اِن سے نفرت پیدا ہو جائے اور توبہ کا ذہن بنے، مگر سُوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں، جنہیں اِختیار کرنے کی بَرَکت سے ہم لڑائی جھگڑوں سے نجات پاسکتے ہیں۔ تو آیئے! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے 7 طریقے پیشِ خدمت ہیں، سُنئے اور ان پر عمل کی کوشش کیجئے:

(1) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گھر میں داخِل ہوتے وَقْت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم (Foot) دروازے میں داخِل کرنا چاہیے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِداء میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اِس سے گھر میں اِتِّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۹) (2) لڑائی جھگڑوں سے نجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگِڑائیے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے لڑائی جھگڑوں سے نجات کی دُعا مانگئے۔ (3) لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے فضائل اور لڑائی جھگڑا کرنے کے نُقصانات پر مشتمل اَحادیث ورِوایات، واقعات اور اَقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے۔ (4) اپنے اندر عاجزی و اِنکساری پیدا کیجئے۔ (5)

جھگڑالو دوستوں کی صحبت سے بچئے۔(6) اپنے غصّے کو قابو میں رکھئے۔(7) رِسالہ **"ظلم کا انجام"**، **"احترامِ مسلم"**، **"غصّے کا علاج"** اور کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** کا مطالعہ کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہماری مدنی تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول

تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہو گا تِرا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ لڑائی جھگڑے کرنا کروانا شیطان کو بہت زیادہ پسند ہے۔☆ لڑائی جھگڑے ملک و ملّت کے لئے اِنتہائی نقصان دہ ہیں۔☆ لڑائی جھگڑے گھروں اور خاندانوں کی بربادی کا سبب ہیں۔☆ لڑائی جھگڑے کرنا اللہ پاک کو ناراض کرتا ہے۔☆ لڑائی جھگڑے کرنا گمراہی کا سبب ہے۔☆ لڑائی جھگڑے فتنوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔☆ لڑائی جھگڑے دِین و دنیا کی بربادی کا سبب ہیں۔ ☆ لڑائی جھگڑے نعمتوں سے محروم کروادیتے ہیں۔اللہ کریم تمام مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے بچنے اور آپس میں پیار و محبّت سے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔(فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص۱۳۱ملخصًا) حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔(مستدرک، ۷۹۵/۵، حدیث: ۸۷۵۸) مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی (بھی) سُنّت ہے۔(صراط الجنان، ۱۹/۲) چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَوس و خَزرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلح کروائی۔(درمنثور، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲۷۹/۲ ماخوذاً) جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱۳۷/۲) چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في إصلاح ذات البين، حدیث: ۱۹۴۵، ۳۷۷/۳) تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ (2) دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔(3) (شوہر اپنی) بی بی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔(بہارِ شریعت، ۱۶/ ۵۱۷ملتقطاً) جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کَلِمہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم: ۳، ۹/ ۳۲۱ ملتقطاً) سب سے افضل صدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۶) عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔(احیاء العلوم، ۲/ ۱۲۶۶) حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔(ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، ۳/ ۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴) مثلاً زَوجین (میاں بیوی) میں اِس طرح صُلح کرائی جائے کہ خاوند (شوہر) اُس عورت کی سوکن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مسلمان مقروض اِس قدر شراب و سُود اپنے غیر مسلم قرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صورت میں حلال کو حرام کیا گیا، دوسری صورت میں حرام کو حلال، اس قسم کی صُلح کروانا حرام ہیں جن کا توڑ دینا واجب ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۴/ ۳۰۳ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

"قافلے" کو جو ہر وقت تیّار ہے مرحبا اس سے عطاؔر کو پیار ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵